احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 11- اکتوبر 2000ء

CPL 61

روزنامہ

الفضل

Ph: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

بدھ 11- اکتوبر 2000ء - 12 رجب 1421 ہجری - 11- اخاء 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 232

روح اطاعت

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا تم آگ کے انگارے کیوں ہاتھوں میں پہنے پھرتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو کسی شخص نے اس سے کہا انگوٹھی اٹھالو کسی اور مصرف میں لے آؤ۔ اس نے جواب دیا خدا کی قسم جسے خدا کے رسول نے پھینک دیا ہو میں اسے ہرگز نہیں اٹھاؤں گا۔

(صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم خاتم الذهب حدیث 3897)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سچی اطاعت

سچی اطاعت ایک موت ہے جو نہیں بجالاتا وہ خدا تعالیٰ سے شطرنج بازی کرتا ہے کہ مطلب کے وقت تو خدا سے خوش ہوتا ہے اور جب مطلب نہ ہو تو ناراض ہو گیا۔ مومن کا یہ دستور نہیں چاہئے۔ بھلا غور تو کرو کہ اگر خدا تعالیٰ ہر ایک میدان میں کامیابی دیتا رہے اور کوئی ناکامی کی صورت کبھی پیش نہ آوے تو کیا سب جہاں موحد نہیں ہو سکتا؟ اور خصوصیت کیا رہے گی۔ اسی لئے جو مصیبت میں وفا اور صدق رکھے گا خدا تعالیٰ اسی سے خوش ہو گا۔

(ملفوظات جلد سوم ص 589)

اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی اطاعت ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

ایک بہت بڑی مرض جو انسان کی روح کو کھانے والی ہے وہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ اپنے منشاء اپنے خیالات اور اپنی آرزو کے مطابق مذہب کی جس بات کو دیکھتے ہیں صرف اس پر عمل کرنا وہ اپنے لئے کافی سمجھ لیتے ہیں اور اس بات کی کوئی پروا نہیں کرتے کہ کئی اور احکام بھی ہیں جن کو وہ بڑی دلیری سے نظر انداز کر رہے ہیں۔ چونکہ بنی نوع انسان کی عادات مختلف حالات اور مختلف صحبتوں کی وجہ سے بدلتی رہتی ہیں۔ اس لئے ہر انسان اپنا ایک خاص ذوق رکھتا ہے جس کو وہ پورا کرلیتا ہے۔ اور جو چیز اس کے ذوق کے خلاف ہو اسے نظر انداز کر دیتا ہے۔ اگر اپنے ملک کے مختلف علاقوں پر ہی نظر دوڑائی جائے تو معلوم ہو گا کہ بعض مقامات کے لوگ نمازوں کے زیادہ پابند ہوتے ہیں اور روزوں میں سستی کرتے ہیں۔ بعض جگہ کے لوگ زکوۃ تو بڑی پابندی سے دیتے ہیں مگر نماز اور روزہ کی پروا نہیں کرتے۔ اسی طرح بعض جگہ نماز اور روزہ کی تو پابندی کی جاتی ہے مگر زکوٰۃ کی طرف توجہ نہیں کی جاتی (-) اب اس نماز اس روزہ اس زکوۃ اور اس (-) کو خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ اگر وہ خدا تعالیٰ کی سچے دل سے فرمانبرداری کرتے تو جس خدا نے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اسی نے روزہ رکھنے کا بھی حکم دیا ہے۔ اور جس خدا نے زکوٰۃ کا ارشاد فرمایا ہے اسی نے حج کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ماننے اور دوسرے کو ترک کرنے نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ ایسے لوگ جس فعل کو خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری سمجھتے ہیں وہ درحقیقت فرمانبرداری نہیں بلکہ ان کے نفس کا ایک دھوکا ہوتا ہے۔ اطاعت اور فرمانبرداری کا ثبوت تب ملتا ہے جب انسان ہر رنگ میں اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کا فرمانبردار ہو۔ خواہ وہ حکم اس کے منشاء۔ خیالات اور رسم و رواج کے مطابق ہو یا مخالف۔

بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی طبیعتوں میں غصہ نہیں ہوتا۔ ان کے خلاف اگر کوئی بات کہتا ہے تو وہ بڑی خندہ پیشانی سے اس کو برداشت کرتے ہیں۔ لیکن اگر ان پر کوئی ایسا موقعہ آئے جہاں خدا تعالیٰ کے لئے ناراضگی کے اظہار کی ضرورت ہو اور وہاں بھی وہ عفو اور درگزر کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ ان کا عفو اور درگزر اپنے اندر کوئی نیکی نہیں رکھتا۔ اگر ان کا عفو خدا تعالیٰ کے حکم اور منشاء کے ماتحت ہوتا تو جہاں اللہ تعالیٰ کا منشاء تھا کہ عفو سے کام نہ لیا جائے وہاں وہ کیوں عفو سے کام لیتے۔

غرض اطاعت صرف اپنے ذوق کے مطابق احکام پر عمل کرنے کا نام نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے ہر حکم پر عمل کرنے کا نام ہے خواہ وہ کسی کی عادات یا مزاج کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 15)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حفاظ اور جماعتیں متوجہ ہوں

○ ماہ رمضان کے بابرکت ایام قریب آ رہے ہیں۔ جو حفاظ کرام ماہ رمضان کے بابرکت ایام میں نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے زیر انتظام جماعتوں میں نماز تراویح میں قرآن کریم سنانے کے لئے اپنے نام پیش کرنا چاہتے ہوں ایسے حفاظ کرام اپنے نام و پتہ سے 10۔ نومبر 2000ء تک نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کو مطلع فرما کر ممنون فرماویں

نیز جو جماعتیں ان بابرکت ایام میں نماز تراویح میں قرآن کریم سننے کے لئے حفاظ کرام کا مطالبہ کرنا چاہتی ہوں وہ اپنی درخواستیں 10۔ نومبر 2000ء تک نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرماویں جزاکم اللہ تعالیٰ

(نظارت اصلاح وارشاد)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈاکٹروں کی آسامیاں

○ درج ذیل آسامیاں خالی ہیں:۔

1۔ ڈینٹل سرجن۔ BDS ہونا لازمی ہے عمر 30 سال سے کم

2۔ گائنی رجسٹرار۔ MBBS ہونا لازمی ہے عمر 30 سال سے کم اور ہاؤس جاب گائنی کم از کم 6 ماہ

ایسے ڈاکٹر صاحبان جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں دفتر فضل عمر ہسپتال بنام ایڈمنسٹریٹر پہنچادیں۔ تجربہ رکھنے والے ڈاکٹرز کو ترجیح دی جائے گی۔

دوران خدمت ان کو گریڈ 6900-258-3804 کی ابتدائی تنخواہ ماہوار 1000 روپے مہنگائی الاؤنس ماہوار اور 500NPA روپے ماہوار ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

باغبانی کے لئے مشورہ

○ اگر آپ کو اپنے باغیچہ یا لان کی خوبصورتی اور سرسبزی میں کوئی مشکل درپیش ہے۔ یا پودوں اور درختوں کی نشوونما میں کوئی خرابی ہے تو مشورہ کے لئے گلشن احمد نرسری سے رابطہ کریں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری)

فرخ سلطانی

دلبر مرا یہی ہے

نمبر 66

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

مہربان وجود

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا۔ حضورؐ میرے قریب تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ تمہارے اونٹ کو کیا ہوا جو چل نہیں رہا۔ میں نے عرض کیا حضور! یہ چلنے سے عاجز ہو چکا ہے۔ حضورؐ نے اسے ہانکنا شروع فرمایا اور ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے رہے یہاں تک کہ یہ اونٹ تیز چلنے لگا اس پر حضور نے فرمایا اب تمہارا اونٹ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا حضور آپؐ کی برکت اور دعا کے طفیل سے اب تیز چلنے لگا ہے۔ حضور نے فرمایا کیا تم اسے فروخت کرو گے؟ میرے پاس پانی لانے کے لئے اس اونٹ کے علاوہ کوئی اور اونٹ نہیں تھا لیکن میں نے شرما شرمی کہہ دیا کہ اس کو فروخت کروں گا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اچھا اسے میرے پاس فروخت کر دو۔ میں نے اس اونٹ کو حضورؐ کے پاس اس شرط پر فروخت کر دیا کہ مدینہ تک اس پر سوار ہو کر جاؤں گا۔ دوران سفر میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ حضور میری نئی نئی شادی ہوئی ہے مجھے مدینہ پہنچنے کی اجازت دیں۔ حضور نے مجھے اجازت دی اور میں دوسرے لوگوں سے پہلے مدینہ میں آگیا۔ راستہ میں مجھے میرے ماموں ملے انہوں نے اونٹ کے بارہ میں پوچھا کہ یہ مریل اونٹ اب تیز کس طرح چلنے لگا۔ میں نے تمام واقعہ انہیں سنا دیا۔ (کہ حضورؐ نے اس طرح اس کے لئے دعا کی حضورؐ کے پاس فروخت کرنے کا بھی ذکر سنایا) تو ماموں نے مجھے ملامت کی۔

حضورؐ سے جب میں نے اجازت مانگی تو حضورؐ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے شادی کنواری لڑکی سے کی ہے یا بیوہ عورت سے۔ میں نے عرض کیا۔ حضور! بیوہ عورت سے شادی کی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا تم نے کسی کنواری سے شادی کرنی تھی، وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے کھیلتے۔ میں نے عرض کیا۔ حضور! والد شہید ہو گئے اور پیچھے میرے لئے کئی چھوٹی چھوٹی بہنیں چھوڑ گئے ہیں۔ اس لئے میں نے پسند نہیں کیا کہ انہی جیسی میں بیوی گھر لے آؤں اور ان کی دیکھ بھال اور نگرانی کرنے والی کوئی نہ ہو۔ جب حضورؐ مدینہ تشریف لائے۔ میں صبح اونٹ لے کر حاضر ہوا۔ حضورؐ نے مجھے اس کی قیمت بھی عطا فرمائی اور اونٹ بھی (تحفتہ") دے دیا۔

(بخاری کتاب الجہاد باب استیذان الرجل)

ایک پُر درد دعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع کے موقع پر یہ دعا کی

اے میرے مولیٰ! تو میری فریاد کو سنتا ہے۔ تو جانتا ہے کہ میری حقیقت کیا ہے۔ تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ میرے دل کی حالت اور میرے عمل کی حقیقت کچھ بھی تجھ سے پوشیدہ نہیں۔ میرا کوئی معاملہ تیری نظر سے چھپا ہوا نہیں۔

مولیٰ! میرے مولیٰ! میں بدحال اور خستہ جان فقیروں کی طرح تیرے حضور تیرے رحم کی بھیک مانگنے آیا ہوں اور فریادی ہو کر تیری پناہ کی تلاش میں نکلا ہوں۔ ترساں و لرزاں آیا ہوں۔ کسی انعام کی طلب میں نہیں آیا صرف اپنی کمزوریوں کا اقراری ہو کر اعتراف گناہ کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ مسکینوں اور عاجزوں کی طرح تیرے حضور تیرے رحم اور تیری عنایت کا سوالی بن کر آیا ہوں۔ دیکھ ایک کمزور گناہگار کی طرح تیرے حضور پڑا گڑگڑا رہا ہوں۔ خوف زدہ ہوں اور انتہائی کرب میں تجھ سے تیرے رحم کی بھیک مانگتا ہوں میری گردن تیرے حضور عاجزی سے جھکی ہوئی ہے۔ میرے آنسو تیری جناب میں رواں ہیں۔ میری روح کی طرح میرا جسم بھی تیرے حضور سجدہ ریز ہے۔ میرے مولیٰ تیری خاطر سے میں نے کرم خاکی کی طرح اپنے آپ کو مٹی میں ملا دیا ہے اور تیرے آستانہ الوہیت پر انتہائی عاجزی اور تذلل سے گرا ہوں۔

مولیٰ! تجھ سے بڑھ کر کون ہے کہ میں اس کے در پر جاؤں اور اس کا سوالی بنوں۔ تیرے سوا کون ہے جو مجھے دے گا۔ سو میرے پیارے! مجھے اپنی جناب سے نہ دھتکارنا، میری دعاؤں کو رد نہ کرنا۔ مجھے بدبختیوں کے حوالے نہ کر دینا۔ مولیٰ! نظر کرم کرنا۔ میرے ساتھ نرمی کا سلوک کرنا۔ مولیٰ! رحم کرنا۔ رحم کرنا۔ رحم کرنا۔

(الفیض القدیر حدیث 1481)

مسکراتا وجود

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک مصلے پر تشریف فرما رہتے۔ جب سورج نکل آتا تو آپؐ اٹھ جاتے۔ اس وقت حضورؐ کے صحابہ بیٹھے آپس میں باتیں کرتے رہتے اور ایام جاہلیت کے واقعات یاد کر کے ہنستے اور حضورؐ بھی ان کی باتیں سن کر مسکراتے۔ (مسلم کتاب الفضائل باب تبسمہ)

نذرِ میر

دل کی بستی میں ترے بعد کوئی آیا نہ گیا
غم یہ ایسا تھا کسی طور چھپایا نہ گیا

اصل زر دے بھی چکے اشکِ رواں کی صورت
ہائے اس غم کے مہاجن کا بقایا نہ گیا

اس محبت سے گلے اس نے لگایا مجھ کو
پھر کسی اور کو سینے سے لگایا نہ گیا

قرض خواہوں کے تقاضوں نے نہ چھوڑا دامن
اس بلا کا تو اندھیرے میں بھی سایہ نہ گیا

تھا قرینہ بھی سلیقہ بھی، مگر بعد اس کے
دردِ دل اور کسی کو بھی سنایا نہ گیا

دل کی انگلی سے لکھا ریت پہ جو پہلے پہل
نام وہ گردشِ دوراں سے مٹایا نہ گیا

جس دیئے کو بھی لہو دے کے جلایا قدسی
آندھیوں سے وہ کسی طور بجھایا نہ گیا

"شہر دل آہ! عجب جائے تھی پر اس کے گئے
ایسا اجڑا کہ کسی طرح بسایا نہ گیا"

عبدالکریم قدسی

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

حضرت مصلح موعود کی

مجلس سوال و جواب

ڈراما

ایک دوست نے دریافت کیا کہ خالص اخلاقی ڈراموں کو عملی طور پر دکھانا جائز ہے یا ممنوع۔ اور کیا اس سے امکان ہے کہ لوگوں پر اخلاقی طور سے اچھا اثر پڑے۔

حضور نے جواب میں فرمایا۔ ڈراما تو ایک نقل ہے اور نقل کبھی اخلاق پر اچھا اثر نہیں ڈال سکتی۔ دوسرے کی نقل سے حقیقت مٹتی ہے نہ کہ قائم ہوتی ہے۔ کوئی ڈراما کرنے والا آج تک اخلاق کے اعلیٰ مقام پر ثابت نہیں ہوا۔"

غیر احمدی والدین سے سلوک

ایک دوست نے لکھا۔ میں احمدی ہوں۔ اور میرے والدین کا میرے ساتھ مذہبی تخالف ہے۔ حضور ان سے سلوک کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

جواب میں لکھوایا۔ دنیاوی طور پر ہر طرح سے سلوک کریں۔ اور دین کے معاملہ میں ان کو سمجھادیں۔ اور اپنی نیکی اور محبت اور والدین کی خدمت کا ایسا نمونہ دکھادیں کہ ان کو ماننا پڑے کہ آپ نے احمدی ہو کر کچھ حاصل کیا ہے۔

وعدہ ایفائی

ایک صاحب نے لکھا۔ میرا ایک بھانجہ جو غیر احمدی ہے۔ اور احمدیت کا سخت دشمن ہے۔ مجھے بہت دکھ دیتا ہے۔ میں نے غیر احمدی ہونے کی حالت میں اس سے وعدہ کیا تھا۔ کہ اس کو ایک مربعہ زمین دوں گا۔ اب اس کے متعلق کیا کیا جاوے۔

حضور نے فرمایا۔ وعدہ کا توڑنا جو خدا اور رسولؐ یا حکومت کے حکم کے خلاف نہ ہو۔ سخت جرم ہے خواہ جس سے وعدہ کیا جائے وہ کسی کی طرح بھی ہو تب بھی اپنا وعدہ پورا کریں۔ اور اس کو مربعہ دے دیں۔

تجدید بیعت

ایک دوست نے لکھا میں عرصہ آٹھ سال سے احمدی تھا۔ مگر قریباً تین سال سے میری عملی حالت بہت کمزور ہو گئی تھی۔ اب میری غفلت دور ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے دوبارہ توجہ دلائی ہے۔ کیا میں دوبارہ بیعت کروں۔

حضور نے جواب میں فرمایا۔ دعا کروں گا بیعت جب تک انسان توڑے نہیں۔ تجدید کی ضرورت نہیں۔ آپ استغفار کریں۔ اور آئندہ کے لئے کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ جس قدر اس زندگی میں دین کا کام ہو جائے غنیمت ہے۔

(الفضل 18 دسمبر 1922ء)

مصائب کے وجوہ

ایک صاحب نے ستاروں کی گردش کے متعلق دریافت کیا۔

حضور نے جواب میں فرمایا کہ "ستاروں کی گردش کی بات درست نہیں۔ انسان مشکل میں یا اپنے گناہ کی شامت سے یا کم علمی سے یا کم سامانی سے یا سستی سے یا کسی ظالم کے ظلم کی وجہ سے یا بعض دفعہ دنیاوی اتفاق سے پڑتا ہے۔"

احمدیت کے سانچے میں ڈھل جاؤ

ایک صاحب نے دعا کے لئے التجا کی کہ احمدی ہونے کی وجہ سے لوگ میری مخالفت کرتے اور مجھے بے حد ستاتے ہیں۔ میں حضور کا خادم ہوں۔ مگر کبھی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کا موقع نہیں ملا۔

حضور نے لکھوایا کہ "انشاء اللہ دعا کروں گا۔ کبھی کبھی خط لکھتے رہا کریں۔ اور دین کی واقفیت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنی زندگی احمدیت کے مطابق بنانے کی کوشش کریں۔"

آثار شرک سے بچو

ایک صاحب نے انگریزی میں درخواست دعا کرتے ہوئے نیچے

Your worship's most obedient servant

لکھا۔ حضور نے تحریر فرمایا۔ کہ "میں دعا آپ کے لئے کر رہا ہوں۔ اور کوشش بھی ہو رہی ہے۔ مگر ایک بات سے تعجب ہے آپ تعلیم یافتہ احمدی ہو کر مجھے ورشپ مشرک مسیحیوں کی نقل میں لکھ دیتے ہیں۔ ورشپ کا لفظ مشرک عیسائی اب ہر ایک کے لئے استعمال کر لیتے ہیں۔ لیکن اس کی وضع اس کی عزت کے لئے ہے۔ جو بطور عبادت ہوتی ہے۔"

(الفضل 13 نومبر 1922ء)

☆......☆......☆......☆

غور و فکر کی عادت ڈالو

فرمایا۔ میں نے ایک دفعہ بعض لوگوں کے جلدی جلدی سوال کرنے پر دوستوں کو سمجھایا تھا کہ اس طرح سوال نہ کیا کریں۔ اگر کوئی سوال ہو۔ تو وہ آداب مجلس کے ساتھ ہونا چاہئے۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں تھا کہ اگر کوئی دوست باہر سے آئے ہوئے ہوں یا یہیں کے ہوں۔ اور کسی سوال کا جواب نہ جانتے ہوں۔ یا جانتے تو ہوں لیکن اس پر زیادہ روشنی چاہتے ہوں۔ تو وہ بھی سوال نہ کریں۔ بلکہ میں نے صرف ایسے لوگوں کو منع کیا تھا۔ جو یونہی سوال کر دیتے ہیں اور مجلس میں ادب کا رنگ نہیں رہتا بہتر یہی ہوتا ہے کہ بات کو سنا جائے اور اس پر غور کیا جائے۔ اور یہی اصل میں سمجھنے کا گر ہوتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ پہلے بات کو سنے۔ اور پھر گھر پر جا کر جگالی کرے۔ جیسے جانور چارا کھاتے ہیں۔ تو پہلے تو وہ چارے کے گولے بنا بنا کر پیٹ میں ڈالتے جاتے ہیں۔ اور پھر اس کے بعد جب وہ آرام سے بیٹھتے ہیں۔ تو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر ایک ایک گولہ پیٹ میں سے نکالتے ہیں۔ اور اس کو چبانا شروع کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ بالکل نرم ہو جاتا ہے اور پھر دوسرا گولہ نکال لیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان میں یہ طاقت رکھی ہے۔ کہ وہ گولوں کو ایک دفعہ کھا کر دوبارہ واپس نکالتے ہیں۔ اور پھر ان کو اپنے دانتوں کے ذریعہ چباتے اور رگڑتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ بالکل ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں۔ یہ جگالی کا مادہ جو جانوروں میں رکھا گیا ہے غذا کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ انسان چونکہ اشرف المخلوق ہے۔ اس لئے اس کے لئے روحانی رنگ میں جگالی رکھی گئی ہے۔ جب وہ کسی بات کو سنے تو اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اس پر غور کرے۔ اور اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اگلے دن پھر سوال کرے اور گھر پر جا کر اس پر غور کرے۔ اس طرح اس سوال کا حل ہو جائے گا۔ بلکہ اس میں خود سوال حل کرنے کا ملکہ پیدا ہو جائے گا اگر وہ سوال کرتا چلا جائے۔ تو سوال بھی حل نہیں ہوتا۔ اور قوت فیصلہ بھی نہیں رہتی۔ تم نے دیکھا ہو گا کہ جب انسان اکیلا بیٹھا ہو۔ تو اسے کئی پچھلی باتیں یاد آ جاتی ہیں۔ اور وہ ان پر غور کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور در حقیقت یہی غور علم کی زیادتی کا باعث ہوتا ہے۔ انسان پہلے بعض باتیں نہیں سمجھتا بعض اوقات وہ سمجھتا ہے کہ آج فلاں نے میری گستاخی کی ہے۔ لیکن جب وہ غور کرتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اس نے میری بے ادبی نہیں کی تھی۔ اور بعض دفعہ سمجھتا ہے کہ فلاں نے میری عزت کی تھی۔ لیکن جب وہ اس پر غور کرتا ہے تو کہتا ہے کہ اس نے میری عزت نہیں کی بلکہ بے عزتی کی ہے۔ تو اس قسم کے حالات انسانی علم کے بڑھانے کا بڑا بھاری موجب ہوتے ہیں۔

پس جہاں غور کرنا قوت فکر اور علم کے بڑھانے کا موجب ہوتا ہے۔ وہاں سوال کرنا دماغ کو مارنے کا موجب ہوتا ہے۔ جب میں حضرت خلیفہ اول سے پڑھا کرتا تھا۔ تو میرے ساتھ حافظ روشن علی صاحب بھی پڑھا کرتے تھے۔ حافظ صاحب کو جرح کرنے کی بہت عادت تھی۔ وہ سوال بھی بہت کرتے اور جرح بھی بہت کرتے۔ اور بار بار کہتے ہیں کہ "اس پر یہ زد پڑتی ہے۔" اور "اس پر وہ زد پڑتی ہے۔" ان کو دیکھ کر مجھے بھی شوق پیدا ہوا۔ اور میں نے بھی ایسا کرنا شروع کر دیا۔ اس پر حضرت خلیفہ اول نے مجھے فرمایا۔ کہ میاں تم اپنے آپ کو کیوں خراب کر رہے ہو۔ حافظ صاحب کی تو یہ عادت ہے۔ میں تم سے کوئی علم چھپاتا نہیں۔ اور نہ اس سے زائد بتلا سکتا ہوں جتنا کہ مجھے آتا ہے۔ چنانچہ ان کے فرمانے کے بعد میں نے کبھی سوال نہیں کیا۔ میں نے جو کچھ ان سے پڑھا وہ بھی بہت قابل قدر شے ہے۔ مگر میں ان کے اس نکتہ کی بہت زیادہ قدر کرتا ہوں۔ جب میں آپ سے کوئی بات سنتا۔ تو گھر پر جا کر غور کرتا۔ اور میں اس سے زیادہ سمجھتا جتنا کہ میں وہاں سے سن کر آتا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ جتنا انہوں نے مجھے سنا کر پڑھایا ہے۔ اس سے زیادہ مجھے چپ کر کے پڑھایا ہے۔ غرض میرا منشاء یہ ہے کہ باتیں سننے کے بعد ان پر غور کرو اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو بے شک کہو کہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ اور اس کا جواب سن کر پھر اس پر غور کرو اور اگر پھر بھی کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو پھر سوال کر کے سمجھنے کی کوشش کرو۔ یونہی سوال کرتے رہنے سے اپنا دماغ بھی کند ہو جاتا ہے۔ اور آداب مجلس بھی قائم نہیں رہتے۔

حضرت امام حسین کی شہادت

ایک دوست جو شیعہ تھے اور حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے۔ ان کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

آپ شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں آپ دیکھیں کہ امام حسین سے جو کچھ ہوا خدا تعالیٰ نے اس کا کیسے بدلہ لیا۔ یزید کے مرنے پر اس کے بیٹے کو بادشاہ بنایا گیا۔ اس نے پہلا کام یہ کیا۔ کہ لوگوں کو جمع کیا اور کہا اے لوگو تم نے مجھے بادشاہ تو بنایا ہے۔ مگر میں اس کا حقدار نہیں۔ یہاں ایسے لوگ موجود ہیں جو مجھ سے زیادہ حقدار ہیں۔ تم ان کو بادشاہ بنالو۔ اور اگر ان کو نہیں بناتے تو یہ خلافت پڑی ہے۔ انہوں نے اس کو بہت مجبور کیا۔ لیکن یزید کے بیٹے نے جو ایک نہایت نیک انسان تھا کہا کہ میں اس کا حقدار نہیں ہوں۔ جب گھر آیا تو گھر والوں نے کہا کہ تم نے تو خاندان کی ناک کاٹ دی ہے۔

اس نے کہا میں نے ناک کاٹی نہیں بلکہ ناک لگا دی ہے۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے امام حسین کا بدلہ لے لیا۔

غلط الزامات کی وجہ

ایک دوست کے سوال کرنے پر حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی شخص لوگوں کی اصلاح کے لئے آتا ہے تو چونکہ برائیوں کو چھوڑنا ان کے لئے بڑا مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ غلط الزامات لگا کر دوسروں کو اشتعال دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر وہ کہیں کہ ہم اس لئے اس کے دشمن ہیں کہ یہ ہمیں نمازیں پڑھنے کے لئے کہتا ہے۔ تو سب لوگ کہیں گے کہ یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ تم نمازیں پڑھو پس چونکہ اس طرح لوگوں کو اشتعال پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ غلط الزام لگا کر لوگوں کو اشتعال دلاتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی اسی طرح الزام لگایا جاتا تھا۔ کہ وہ بادشاہ بننا چاہتے ہیں۔ اس بات کی تصدیق کرنے کے لئے ایک دفعہ یہودی آپ کے پاس آئے اور انہوں نے ایک روپیہ آپ کے سامنے رکھ کر کہا کہ قیصر ہم سے ٹیکس مانگتا ہے۔ ہم اسے ٹیکس دیں یا نہ دیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس روپیہ پر کس کی تصویر ہے کہنے لگے قیصر کی۔ آپ نے فرمایا تو پھر جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو دو اور جو خدا کا ہے وہ خدا کو دو۔ اس پر وہ شرمندہ ہو کر واپس چلے گئے۔ دوسرا الزام انہوں نے یہ لگایا کہ یہ خدا کا بیٹا ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تمہاری کتابوں میں تو بعض لوگوں کو خدا تک کہا گیا ہے۔ پھر اگر میں نے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہہ لیا تو کیا ہوا اصل میں یہ پیار کے الفاظ ہیں جو اللہ یا معبود کے معنوں میں استعمال نہیں ہوئے ہیں۔ بلکہ پیار کے معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔

غرض یہود نے حضرت مسیح پر یہ الزام لگایا کہ یہ بادشاہ ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ جس کی آپ نے تردید فرمائی۔ اسی طرح یہ الزام لگایا کہ یہ خدا کا بیٹا ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ اس کی بھی آپ نے تردید فرمائی۔ انہوں نے یہ الزامات اس لئے لگائے تھے کہ ان کے بغیر ان لوگوں کو جوش پیدا نہیں ہو سکتا تھا اب بھی اگر یہ کہا جائے کہ ہم قرآن شریف کو مانتے ہیں رسول کریم ﷺ کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں تو لوگوں کو غصہ کس طرح آئے اس لئے مخالف کوشش کرتے ہیں کہ غلط باتیں منسوب کریں۔

(الفضل 5 جولائی 1960ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل ایک روحانی نہر ہے جس کا ہر احمدی گھر میں پہنچنا ضروری ہے

تحریر: معین الرشید ہاشمی صاحب

جلسہ سالانہ انڈونیشیا کے پرکیف نظارے

صدر مجلس انصار اللہ جرمنی کے تاثرات

جلسہ سالانہ انڈونیشیا 2000ء میں شرکت کے لئے مجلس انصار اللہ جرمنی کے صدر چار ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ جلسہ سالانہ انڈونیشیا کو یہ فوقیت حاصل تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بنفس نفیس پہلی مرتبہ اس کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ تقاریر، خطبات اور دیگر انتظامات کے بارے میں M.T.A اور اخبارات و رسائل سے سبھی احباب آگاہ ہو چکے ہیں۔ تاہم صدر محترم نے واپس تشریف لا کر جلسہ کے جو آنکھوں دیکھے حالات سنائے وہ ہدیہ قارئین ہیں۔ یہ واقعات ضبط تحریر میں لائے جا سکتے ہیں نہ ہی اہل انڈونیشیا کے جذبات صفحہ قرطاس پر لانے ممکن ہیں۔ ان سے صرف وہی لوگ لطف اٹھا سکے ہیں جو چشم دید گواہ ہیں پر نم آنکھوں اور بیقرار دلوں اور خلافت پر فدا ہونے والے جذبات، جوش ولولہ نظم و ضبط کی کیفیات بیان ہی کیونکر ہو سکتی ہیں۔ انڈونیشیا کے جلسہ کی حاضری، اعلیٰ ترین انتظامات، تربیت کا اعلیٰ معیار یہ مضامین ایسے ہیں کہ مدتوں ان کا ایمان افروز تذکرہ جاری رہے گا۔

انڈونیشیا کے جلسہ سالانہ کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے مکرم و محترم صدر صاحب انصار اللہ فرماتے ہیں:-

انڈونیشیا کے مخلص عوام نے نظم و ضبط کا جو نمونہ پیش کیا ہے۔ وہ خاص طور پر ہمارے لئے قابل تقلید ہے کہ نماز تہجد میں کثرت سے شمولیت اور چھوٹے بڑوں کا انتہائی خشوع وخضوع سے نمازیں ادا کرنے کے نظارہ کو دیکھ کر جلسہ سالانہ قادیان / ربوہ کی یادیں تازہ ہو گئیں۔ باجماعت نمازوں کی پابندی تلاوت قرآن کریم میں ان لوگوں کا انہماک دیکھ کر بآسانی اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ چند روزہ جلسہ کے موقع پر ہی نہیں بلکہ وہ اس کے مستقل عادی ہیں۔

اجلاس کے موقع پر ازخود ہر شخص پنڈال میں خاموشی سے بیٹھا بڑی توجہ سے تقاریر سن رہا ہے اور پنڈال سے باہر چند افراد پر مشتمل ٹولیوں کی صورت میں کھڑے ہو کر گپ شپ کا وہاں قطعاً رواج نہیں ہے۔ میں نے بڑے غور سے اس بات کو نوٹ کیا کہ ہزاروں کے ہجوم میں کوئی ایک بھی شخص خواہ وہ کسی بھی عمر کا ہو سگریٹ سلگائے نظر نہ آیا۔

کھانا کھانے کے ہال میں صفائی کا معیار ایسا عمدہ تھا کہ اہل مغرب کے لئے بھی بطور نمونہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ ان کی خوراک میں ابلے چاولوں کو ترجیح حاصل ہے اس لئے کھانے کا طریق انتہائی نفاست سے تھا کہ پلیٹ کے اوپر ایک پلاسٹک کا لفافہ چڑھا کر اس پر چاول اور سالن ڈال کر رہا تھا سے کھانے کے بعد بچا کھچا ہڈی وغیرہ اگر کوئی رہ گئی ہو تو وہ اسی لفافہ میں لپیٹ کر Container میں پھینک دیتے اور پلیٹ پھر صاف شفاف، نہ دھونے کا مسئلہ نہ خراب ہونے کا، صاف ستھری پلیٹ دوبارہ قابل استعمال۔

سب سے نمایاں پہلو جو قابل ذکر ہے اتنے ہجوم کے باوجود نہ شور نہ بدنظمی۔ یہ بڑے سکون اور تحمل سے کھانا حاصل کرتے اور کھاتے رہے۔ کوئی شخص بھی ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ اس نے دو پلیٹیں قابو کر رکھی ہوں بلکہ پلیٹ میں ضرورت کے مطابق ڈال کر اگر دوبارہ ضرورت پیش آئی تو اور ڈال لیا اور پھر آخری دانہ ختم کرنے تک ضائع نہیں ہونے دیتے۔

اس میں شک نہیں کہ ہم میں سے بھی اکثر آخر تک پلیٹ ختم کرنے میں ہی شائستگی سمجھتے ہیں لیکن چند ایسے بھی ہیں کہ انہیں مشرق کے دیہاتوں میں بیاہ شادیوں کے مواقع یاد آ جاتے ہیں اور وہ یاد تازہ کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ کاش ہمارے ہاں بھی کھانے کے آداب میں ایسی اعلیٰ روایات قائم ہو جائیں۔ خاکسار کو یاد ہے کہ 1974ء کے بعد ربوہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے انڈونیشیا اور امریکہ سے کافی دوست احباب جن میں خواتین بھی شامل تھیں پہلے لاہور تشریف لائے پھر انہیں دارالذکر میں ٹھہرایا۔ لاہور شہر کی بعض مشہور سیرگاہیں اور مقامات دکھائے۔ ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی مرحوم اور چوہدری نصیر احمد صاحب مرحوم نے خاکسار کو انہیں انار کلی بازار دکھانے اور Shopping کرانے کی ڈیوٹی سونپی۔ باوجودیکہ انار کلی والوں نے ان دنوں احمدیوں کا بائیکاٹ کر رکھا تھا سب بازار والے تعجب سے دیکھتے اور خاکسار سے کہتے کہ ہم انہیں "کولا" یا "چائے" پیش کرنا چاہتے ہیں۔ چائے، کولا تو رہا ایک طرف ایک خاتون نے بتلایا کہ ہم تو بازار میں پان بھی نہیں کھاتے۔ کھانے پینے کے آداب ہیں گھر میں بیٹھ کر پورے اہتمام سے پان کھانے کے بعد اپنی جگہ سے اٹھ کر کلی کر کے فارغ ہو کر کوئی دوسرا کام سرانجام دیتے ہیں۔

ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے اجتماعات کے موقع پر ان اچھی عادات کو اپنائیں۔ تہجد کے لئے سب چھوٹے بڑے مقررہ وقت پر نماز میں شامل ہوں۔ نماز کے بعد درس غور سے سنیں، تلاوت قرآن کریم کریں، تسبیح و تحمید میں وقت گزاریں۔ نمازوں کے اوقات میں منتظمین کو اعلان نہ کرنا پڑے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے نماز کے لئے تشریف لے جائیں۔ صفوں میں بیٹھ کر تسبیح و درود شریف کا ورد کریں۔ اجلاس کی کارروائی غور اور توجہ سے سنیں اور اس مبارک جلسہ کے اوقات میں ادھر ادھر گھومنے پھرنے یا پنڈال سے باہر کھڑے ہو کر دوستوں ملاقاتیوں سے گپ شپ سے پرہیز کریں۔ البتہ جب جلسہ گاہ میں کارروائی نہ ہو رہی ہو تو ضرور آپس میں ملیں۔ چائے یا کافی بازار سے اپنی حسب پسند اشیاء سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں۔

غض بصر سے کام لیں اور ہر آنے والے مہمان سے اعلیٰ اخلاق سے پیش آئیں۔ السلام علیکم کہنے میں پہل کریں۔ مستورات اور بچوں کے لئے راستہ چھوڑ دیں۔ اپنے آرام اور اپنی ضروریات پر مہمانوں کے آرام اور ضروریات کو ترجیح دیں۔

یہ اجتماعات ہم سب کے لئے ریہرسل اور نمونہ ہیں کیونکہ آئندہ جلسہ سالانہ جو کہ اکیسویں صدی کا پہلا جلسہ ہو گا اس میں ایک لاکھ مہمانوں کی شرکت متوقع ہے اور صرف آپ کے نیک نمونہ سے وہ ایک لاکھ افراد جماعت احمدیہ کا مستقل فرد بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ماہنامہ الناصر جرمنی۔ جولائی، اگست 2000ء)

صفائی کی مہم کو عام کرنا چاہئے

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

اس تحریک کو عام کرنا چاہئے اور ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ اسے اس طرح پھیلائیں کہ اس کا اثر نمایاں طور پر نظر آنے لگے۔ کوئی کام اس وقت تک مفید نہیں ہو سکتا۔ جب تک قوم پر اس کا اثر نہ ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دودھ پینے کے لئے دیا اس نے پیا۔ تو آپ نے فرمایا اور پیو۔ اس نے اور پیا تو آپ نے فرمایا اور پیو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! اب تو میرے مساموں میں سے دودھ بہنے لگا ہے۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ خدا تعالیٰ جو نعمت دے اس کے آثار چہرہ پر ظاہر ہونے چاہئیں۔ پس ہمارے سب کام اس رنگ میں ہونے چاہئیں کہ ان کا اثر ہو جائے۔

(مشعل راہ ص 156)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ابن رشید

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

مسلمان اور مومن میں کیا فرق ہے؟

مسرت لغاری اپنے کالم میں لکھتی ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ بانگ درا میں درج علامہ اقبال کا یہ شعر ہم سب مسلمانوں کو یقیناً یاد ہوگا اور اگر نہیں ہے تو ہونا چاہئے فرمایا......

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
تم مسلماں ہو جسے دیکھ کر شرمائیں یہود؟

لیکن ہمارے ہاں ہوا یہ کہ چونکہ اس شعر کو یاد رکھنے میں ہماری یادداشت اور برداشت پر بہت زور پڑتا تھا لہٰذا عافیت اسی میں سمجھی گئی کہ اول تو اس شعر کو یاد ہی نہ رکھا جائے اور اگر ذہن میں کہیں موجود ہو تو یاد سے بھلا دیا جائے' یہ الگ بات کہ اس کو بھلا دینے کے باوجود یہ ہمیں ضرور یاد رہا اور یاد ہے کہ اقبال ہمارے قومی شاعر ہیں اور یہ کہ یہ شعر ہماری ہی شان میں لکھا گیا ہے اپنے آباؤ اجداد کے مقابلے میں ہم جس قدر قول و فعل میں تضاد کا شکار ہیں زمین و آسمان میں ان کی عزت و وقار کی یکتائی کے لئے جتنی رسوائی کا سبب ہم بنے ہوئے ہیں ہم اسی قابل تھے کہ وہ ہمارا مقابلہ یہود و ہنود ہی سے فرماتے اور ہماری شرمساری کا سامان پیدا کرتے' یہ اتفاق ہے کہ آج ہمارے کالم کا عنوان بھی ایک ایسے ہی تقابلی جائزے پر مشتمل ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں یہ مقابلہ علامہ کے مقابلے میں زیادہ کڑا اور صبر آزما ہے کیونکہ ہنود و یہود سے مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کے بجائے ہم نے یہ مقابلہ مسلمان اور مومن کے درمیان رکھا ہے گو کہ یہ حقیقت ہے کہ وہ تمام افراد جو مذہب اسلام سے تعلق رکھتے ہیں مسلمان کہلاتے ہیں بلکہ بزعم خود مومن بھی کہلاتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں کی تعریفوں میں زمین آسمان کا فرق ہے سب سے پہلا اور بڑا فرق تو یہ ہے کہ مومن صاحب ایمان ہوتا ہے جبکہ مسلمان محض صاحب اذان ہوتا ہے۔

آج کے مسلمان اپنے دلوں میں اس تمام تر تفاوت اور تضادات سے بخوبی آگاہ ہیں جو ان کے اور مومن کے درمیان حتمی حد تفریق ہیں تاہم ہماری نظر میں ایک مومن کی صفات و شناخت کا جو تصور ابھرتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کا دل خوف خدا سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور دراصل یہی وہ پہلی اور حتمی خوبی ہے جس پر اس کے مومن ہونے کی بنیاد استادہ ہوتی ہے وہ حد درجہ خلیق اور بردبار ہوتا ہے کاروبار زندگی میں شریک ہوتا ہے مگر انتہائی نیک نیتی اور معصومیت کے ساتھ' وہ جھوٹ کے معنی نہیں جانتا اس کے نزدیک زندگی ایک مکمل اور بھرپور سچ ہوتی ہے۔

○ .... وہ اپنی اقلیم فکر و نظر کا خود مالک ہوتا ہے جس میں سوائے اس کے رب کے کسی دوسرے کی مداخلت نہیں ہوتی۔

○ .... اس کے ستھرے آئینہ دل پر غم و غصے' غلط فہمی اور کدورت کی گرد نہیں جمتی۔

○ .... اسے آنے والے واقعات کا علم پہلے سے ہونے لگتا ہے۔

○ .... اکثر و بیشتر مومن کا فیصلہ اللہ کا فیصلہ بن جاتا ہے۔

○ .... مومن کے سامنے دنیا آئینہ بن جاتی ہے جس میں وہ لوگوں کی نیت اور بدنیتی کا عکس بے حجاب دیکھنے لگتا ہے۔

○ .... ایک مخصوص مدت کے بعد اسے دنیاوی حساب میں نقصان پہنچنا بند ہو جاتا ہے بلکہ بعض اوقات اس کا نقصان خود نقصان پہنچانے والے کا نقصان بن جاتا ہے۔

○ .... اس کی بات زمین آسمان دونوں پر نہیں ٹالی جاتی۔

○ ..... مومن کی زندگی کا راستہ براہ راست اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں طے ہونے لگتا ہے۔

○ .... اس کے خیالات و نظریات میں اصلی سونے جیسی چمک اور نرمی ہوتی ہے جس پر کبھی کائی' الی یا پھپھوندی نہیں لگ سکتی وہ ہر قسم کے حالات میں ڈھل جاتا ہے۔

○ .... مومن کبھی کوئی ایسا کام نہیں کرتا جو اس کی اخلاقی اقدار کے منافی ہو یا اس کی زندگی کے پاکیزہ اصولوں سے متصادم ہو بلکہ اسے جب بھی اور جہاں کہیں سے بھی نیکی ملتی ہے اسے اپنی روح میں جذب کر لیتا ہے اس کے برعکس منافق کے دل میں کجی اور کینہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور سیاہ ایک ایسا انتہائی رنگ ہے جس پر نیکی' پاکیزگی' شرافت یا اعلیٰ اخلاقی اقدار کا کوئی دوسرا رنگ نہیں چڑھ سکتا جبکہ مومن کا دل سفید شیشے کی مانند شفاف ہوتا ہے جو ہر رنگ کو اپنے اندر جذب اور منعکس کرنے بلکہ اسے نیا خوشگوار روپ دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

○ ... مومن کو اللہ تعالیٰ ایک مخصوص عرصے کی پرکھ کے بعد اس کی نیکی کے اجر اور ثمر کی باقاعدہ جانکاری دینے لگتا ہے جس کی وجہ سے وہ سنبھلتا جاتا ہے اور مزید اس کے قریب تر ہونے لگتا ہے۔ قارئین! ان تمام صفات کی روشنی میں ہم نے سوچنا یہ ہے کہ بلکہ کھوج لگانا ہے کہ کیا یہ تمام کی تمام یا ان میں سے چند ایک صفات کبھی ہم میں موجود ہیں؟ اگر ہیں تو الحمد للہ اور اگر نہیں ہیں تو کیسے پیدا کی جا سکتی ہیں؟ لمحہ موجود سے پہلے کی اپنی تمام تر زندگی کو "فلیش بیک" کر کے دیکھئے کہیں ہم "صرف" مسلمان تو نہیں ہیں؟ اس کرہ ارض پر جہاں جہاں مسلمان بستے ہیں صرف وہی کیوں ایک نہ ختم ہونے والے سلسلہ ابتلاء میں مبتلا ہیں؟ ظلم و جبر کی نظر نہ آنے والی زنجیروں میں جکڑے پکڑے مسلمان آخر کب مومن اور مسلمان کے درمیان فرق محسوس کریں گے؟ کیونکہ کتاب اول و آخر میں تو بطور خاص مومنوں کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے۔ "اور اے ایمان والو! اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا مگر انسان خود اپنے اوپر ظالم ہے۔" (القرآن)

(روزنامہ نوائے وقت لاہور یکم اپریل 2000ء)

دستور کی اسلامی دفعات

پروفیسر محمد یحییٰ لکھتے ہیں۔

ہمارے علماء میں کچھ بنیادی طور پر سیاست سے منسلک ہیں اور اپنی سیاسی جماعتیں یا دھڑے چلا رہے ہیں۔ یہی زیادہ معروف بھی ہیں اور جب علماء پر تنقید ہوتی ہے تو زیادہ تر اشارہ انہی کی طرف ہوتا ہے۔ بظاہر ان کے بیانات سے ایسا لگتا ہے کہ ان کی سیاست کا واحد مقصود پاکستان میں نفاذ شریعت ہے لیکن مختلف ادوار میں نفاذ شریعت کے حوالے سے ان کے بدلتے ہوئے موقف سامنے رکھے جائیں تو معاملہ کچھ اور ہی نظر آتا ہے۔ بارہ اکتوبر کے فوجی اقدام کے بعد ان حضرات نے نفاذ شریعت کے حوالے سے جو بیانات دیئے' ان کا محوری نکتہ یہ تھا کہ پاکستان کے دستور میں جو اسلامی شقیں موجود ہیں' ان کا پی سی او میں ذکر کر کے انہیں بحال کیا جائے۔ حکومت اور وزیر قانون سب کا موقف یہ تھا کہ پی سی او کے مطابق دستور کی جن دفعات کو معطل کیا گیا ہے' ان کے علاوہ باقی ساری دفعات کو جن میں اسلامی دفعات بھی شامل ہیں' بحال اور روبہ عمل ہیں۔ قانونی طور پر پوزیشن تھی بھی یہی' لیکن سیاسی میدان سے تعلق رکھنے والے علمائے کرام نے اس موقف کو تسلیم نہ کرتے ہوئے اپنا اصرار جاری رکھا۔ ان کی مہم سے ایسا معلوم ہوا کہ پاکستان میں نفاذ شریعت کا سارا دارومدار دستور کی انہی شقوں پر ہے۔ اگر پی سی او کے ذریعے ان شقوں کی بحالی کا بالوضاحت اعلان ہو گیا تو پاکستان شریعت کا گہوارہ بن جائے گا۔ فوجی حکومت نے یہ کہتے (خصوصاً امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کے سامنے وضاحت کرتے ہوئے) کہ چونکہ یہ دفعات منسوخ نہیں کی گئیں اور بحال ہیں' صرف ان کے پی سی او میں تذکرے سے علمائے کرام کو اپنا ہمنوا بنایا جا سکتا ہے' پی سی او میں ان کے بحال ہونے کا تذکرہ شامل کر دیا۔

ہمارے سیاستدان علماء اس پر خوشی سے پھولے نہ سمائے اور داد تحسین کے سارے ڈونگرے جو ان کے دلوں میں برس پڑنے کے لئے بے چین تھے' جناب پرویز مشرف پر برسا دیئے۔ اس طرح ان علماء کرام کی تسلی و تشفی ہو گئی' لیکن جو اہم ترین سوالات غیر جانبداری سے سوچنے والوں کے ذہن میں پیدا ہوئے ان کا جواب ان علمائے کرام پر قرض ہے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ پاکستان کے دستور کی تمام اسلامی دفعات جن کی آپ کے طریقے سے بحالی پر آپ نے جنرل پرویز کو ملت اسلامیہ کا قابل فخر سپوت قرار دینے کا فتویٰ صادر فرمایا ہے' یہ ساری دفعات کیا وہی نہیں جو جنرل ضیاء الحق نے دستور کا باقاعدہ حصہ بنائی تھیں اور یہ کیسا ظلم ہے کہ ضیاء الحق جنہوں نے یہ دفعات شامل کیں' آپ کے نزدیک ملت اسلامیہ کا قابل فخر سپوت نہ تھا۔ اس وقت ان دفعات کی شمولیت نفاذ شریعت کے مترادف بھی نہ تھی۔ یہی دفعات شریعت بل کے نام سے موسوم ہوئیں تو آپ نے بلا کھٹکے ان کو شرارت بل قرار دے دیا۔ بعینہ وہی دفعات اب نفاذ اسلام کی اساس' شریعت کا تحفظ اور ملت اسلامیہ کا سرمایہ بن گئیں۔ اگر بار خاطر نہ ہو تو یہ بھی یاد کرا دیا جائے کہ عین اس وقت جب ضیاء الحق صاحب نے ان دفعات کو دستور میں شامل کرنے کی کارروائی شروع کی' جماعت اسلامی کے امیر محترم جناب قاضی حسین احمد صاحب نے ان کی وردی اتارنے کے اعلان کے ساتھ کاروان دعوت و محبت کا آغاز فرمایا۔ اس وقت ان کا فرمان یہ تھا کہ ان دفعات کی دستور میں شمولیت نفاذ شریعت کے مقصد کے لئے ذرہ برابر مفید نہیں ان کے نفاذ کی کوششوں کا راستہ روکنا ضروری ہے۔ اب وہی بری دفعات پاکستان کے دستور کی نہ صرف اہم ترین اسلامی دفعات ہیں' بلکہ وہ نفاذ شریعت کے کام کے لئے کافی و شافی ہیں۔ اب ان کو حضرات علمائے کرام کے خیال کے مطابق پی سی او کے ذریعے ابہام کا شکار کرنے کے بعد دوبارہ وضاحت سے بحال کرنا ہی موجودہ فوجی حکمران کا عظیم اسلامی کارنامہ ہے۔ یا للعجب اس صورت حال میں عوام کی نظر میں سیاسی علماء کرام کی حیثیت کیا رہ جائے گی؟

ان کی باتیں' ان کے مطالبات' ان کے نعرے عوام کے نزدیک اعتماد' بلکہ توجہ کے قابل گردانے جا سکیں گے یا نہیں۔

(روزنامہ پاکستان 27 جولائی 2000ء)

عطیۂ خون دیکر
دکھی انسانیت کی
خدمت کیجئے

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

خون کی گردش

یوں تو ہمارے جسم کا ایک ایک عضو اور اس کا چھوٹے سے چھوٹا فعل اپنی جگہ زبردست اہمیت کا حامل ہے لیکن جسم میں خون کی گردش کا نظام مرکزی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ جسم کے ہر ایک حصہ کی کارکردگی بلکہ بقا کا دارومدار اسی نظام پر ہے۔ آیئے اس نہایت اہم نظام پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارا جسم خلیات سے مل کر بنا ہوا ہے۔ یہ خلیات اربوں کی تعداد میں ہیں اور روزانہ لاکھوں کے حساب سے مرتے اور نئے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جسم کے ہر حصہ کی ساخت اور اس کی کارکردگی کے حساب سے ہر حصہ کے خلیات کی شکل مختلف ہوتی ہے۔ آنکھ کے خلیات' اعصاب اور پٹھوں کے خلیات' خون کے خلیات' ہر عضو خلیات کا مرکب ہے اور ان خلیات کی زندگی پر ہی اس متعلقہ حصہ کی زندگی کا دارومدار ہے۔ ان خلیات کو زندہ رہنے کے لئے ہر لحظہ آکسیجن اور غذا کی ضرورت ہے اور اسی طرح کاربن ڈائی آکسائیڈ اور زہریلے مادے ان خلیات میں سے ساتھ ساتھ خارج ہوتے رہنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ یہ خلیات ہی ہیں جو جسم کے مختلف حصوں کو خاص شکل دیتے ہیں اور ان خلیات سے پیدا ہونے والی حرارت۔ پروٹین کی مختلف شکلیں اور ہارمونز وغیرہ سے ہی تمام جسم زندگی اور توانائی حاصل کرتا ہے۔ ان خلیات کی زندگی کا دارومدار خون کی گردش پر ہے۔ خون ان خلیات کو وہ حرارت اور توانائی پہنچاتا ہے جو جسم کے مختلف اعضا اپنی اپنی جگہ پر پیدا کر رہے ہیں۔ اور خون ہی ان خلیات میں سے کاربن ڈائی آکسائیڈ اور استعمال ہو جانے کے بعد بیکار اور زہریلے مادے باہر لے جاتا ہے۔ خون ہی جسم کے درجہ حرارت کو باقاعدہ رکھتا ہے اور ہارمونز کو جسم کے متعلقہ حصوں تک پہنچاتا ہے۔

نظام گردش کے حصے

اس نظام کے تین حصے ہیں۔ (1) دل (2) خون کی نالیاں (3) خون۔ یہ تینوں حصے مل کر درج ذیل طریقہ سے کام سرانجام دیتے ہیں۔ دل ایک طاقتور اعصاب سے بنا ہوا جسم کا سب سے مضبوط عضو ہے جو ایک پمپ کی طرح کام کرتا ہے۔ اس پمپ کے دو حصے ہیں جو پہلو بہ پہلو واقع ہیں۔ خون حاصل کرتے وقت یہ پمپ پھیلتے اور آگے بھیجتے وقت سکڑتے ہیں۔ دل کا بایاں حصہ نسبتاً زیادہ طاقتور پمپ ہے جو پھیپھڑوں سے آنے والے خون کو وصول کر کے جسم کے تمام حصوں کے خلیات تک پہنچاتا ہے۔ دائیں طرف کا نسبتاً کمزور پمپ خلیات سے واپس آنے والے خون کو وصول کر کے واپس پھیپھڑوں تک پہنچاتا ہے۔ خون کی نالیاں ایک انتہائی باریک اور پیچیدہ نظام پر مشتمل ہیں۔ ان کی تین اقسام ہیں۔ (1) شریانیں جو دل سے خون کو جسم کے حصوں اور خلیات تک پہنچاتی ہیں۔ (2) وریدیں جو خون کو جسم سے واپس دل کی طرف لاتی ہیں۔ (3) نہایت باریک رگیں جو شریانوں اور وریدوں کو آپس میں ملاتی ہیں۔ انہیں کیپلریز Capillaries کہا جاتا ہے۔ خون میں وہ تمام پروٹین' نمکیات وغیرہ شامل ہوتے ہیں جو مختلف جسم کے حصے غذا سے حاصل کرتے ہیں اور خون انہیں خلیات تک پہنچاتا ہے تاکہ وہ اپنا کام بخوبی سرانجام دے سکیں۔ خون میں بنیادی طور پر تین اجزا پائے جاتے ہیں۔ سرخ ذرات جو آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کو لانے اور لیجانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں (2) سفید ذرات جسم میں بیماریوں کے خلاف مدافعتی نظام پیدا کرتے ہیں (3) پلیٹلیٹس Platelets جو خون میں جمنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں اور اس طرح سے زخم وغیرہ لگ جانے کی صورت میں بہت زیادہ خون کو بہنے سے بچاتے ہیں۔

نظام خون کی ذمہ داریاں

(1) سانس لینے کا عمل۔ خون کی گردش خلیات تک تازہ آکسیجن پہنچانے اور مضر صحت کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج کی ذمہ دار ہے۔ دل کے بائیں پمپ کے ذریعہ تازہ آکسیجن سے بھرا ہوا خون جو پھیپھڑوں کے سانس لینے کے عمل سے خون میں شامل ہوتا ہے۔ جسم کی سب سے بڑی شریان جسے Aorta کہتے ہیں کے ذریعہ باقی شریانوں میں داخل ہوتا ہے اور ان شریانوں سے ہوتا ہوا آگے باریک رگوں میں پھیل جاتا ہے۔ ان باریک رگوں کی دیواروں میں سے آکسیجن جسم کی تمام بافتوں میں جذب ہو جاتی ہے جو اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتیں۔ آکسیجن کے استعمال ہو کر کاربن ڈائی آکسائیڈ میں تبدیل ہو جانے کے بعد خون پھر ان باریک رگوں میں سے کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کر کے واپس بڑی وریدوں میں داخل ہوتا ہوا سب سے بڑی ورید کے دو راستوں کے ذریعہ دل کے دائیں حصہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ ایک راستہ سے سر اور بازوؤں کی طرف سے واپس آتا ہوا خون داخل ہوتا ہے جبکہ دوسرے حصہ سے جسم کے دھڑ اور ٹانگوں کی طرف سے آنے والا خون داخل ہوتا ہے۔ اس طرح یہ استعمال شدہ آلودہ خون دل کے دائیں پمپ کے ذریعہ بڑی وریدوں میں سے ہوتا ہوا چھوٹی رگوں کے ذریعہ واپس پھیپھڑوں میں پہنچتا ہے اور وہاں سے جس طرح پھیپھڑوں نے آکسیجن باریک رگوں کی دیواروں کے ذریعہ ان میں داخل کی تھی۔ ان رگوں کی دیواروں کے ذریعہ ہی ان سے کاربن ڈائی آکسائیڈ واپس جذب کر کے سانس کے عمل کے ذریعہ اسے جسم سے باہر خارج کر دیتا ہے اس طرح سانس لینے کا عمل اور دل کی دھڑکن آپس میں نہایت احسن رنگ میں ایک دوسرے سے مربوط ہو جاتے ہیں۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم ہوا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے تو اس کی یہی وجہ ہے کہ ہوا سے آکسیجن حاصل کر کے ہمارے پھیپھڑے اسے خون میں شامل کر دیتے ہیں اور دل کا بایاں پمپ اسے خون کے ذریعہ تمام جسم میں پہنچا دیتا ہے اور آکسیجن استعمال ہو کر کاربن ڈائی اکسائیڈ میں تبدیل ہو جانے کے بعد دل کا دایاں پمپ اسے واپس پھیپھڑوں تک پہنچا دیتا ہے اور یہ عمل ہمارے ہر دفعہ سانس لینے کے ساتھ دوہرایا جاتا ہے۔ اگر ایک منٹ سے زیادہ عرصہ تک کسی کا سانس بند ہو جائے تو فوراً اس کا چہرہ نیلا پڑ جاتا ہے اس کی یہی وجہ ہے کہ تازہ ہوا کے ذریعہ آکسیجن نہ ملنے کی وجہ سے خون کے سرخ ذرات فوراً مرنے لگتے ہیں۔ اس سے دو باتیں عیاں ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی تخلیق کس قدر باریک اور پیچ در پیچ قوانین اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے جن کا تانا بانا صاف طور پر کسی صانع کامل کی طرف اشارہ کر رہا ہے جس نے کسی واضح پروگرام کے تحت خاص حکمت سے ایسا پیچیدہ نظام تخلیق کیا۔ اپنے آپ ایسے نظام کا اتنی خوبصورتی اور درستگی کے ساتھ پیدا ہو جانا اور پھر قائم و دائم رہنا ناممکنات میں سے ہے۔ تخلیق کائنات کا ایک ایک جلوہ واضح طور پر کسی خالق کامل و اکمل کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ دوسری بات جو اس پیچیدہ نظام حیات کو دیکھ کر ذہن میں آتی ہے وہ انسان کی بے ثباتی ہے۔ اس کی زندگی ایسی باریک ڈور سے بندھی ہوئی ہے جو ذرا سے جھٹکے سے کسی بھی وقت ٹوٹ سکتی ہے۔ ہوا کے ایک جھونکے پر اس کی زندگی کا دارومدار ہے۔ کتنی آسانی سے یہ موت کی آغوش میں جا سکتا ہے بقول شاعر "ہوا کے دوش پہ رکھے ہوئے چراغ ہیں ہم" تو پھر ایسا کمزور انسان کس منہ سے اپنی بڑائی کا دعویدار بنتا ہے۔ کس برتے پر شیخی بگھارتا ہے۔ اس کی تو جان ہی ایک چٹکی کے اندر پکڑی ہوئی ہے۔ چٹکی دبا دی گئی تو سب کچھ ختم۔ اسی لئے تو خدا تعالیٰ ہمیں بار بار یاد دلاتا ہے کہ سوچو۔ تخلیق پر غور کرو اور اپنی حقیقت کو پہچانو۔ اس سے تمہیں بصیرت حاصل ہوگی۔ آنکھیں کھلیں گی اور اپنی بے مائیگی کو سمجھ کر تم میں عاجزی اور انکساری پیدا ہوگی اور تم خدائے ذوالجلال والاکرام کی طرف جھکو گے جو تمہاری پیدائش کی اصل غایت تھی اور ہے۔

2۔ غذائیت: خون کی گردش غذا کے ہضم شدہ اجزا کو جسم کے خلیات تک پہنچانے کا کام کرتی ہے یہ ہضم شدہ اجزا معدے کی چھوٹی آنت کی دیواروں میں سے خون کی باریک رگوں میں جذب ہوتے ہیں جہاں سے خون انہیں جگر تک لے جاتا ہے۔ جگر ان میں سے مخصوص حصوں کو اپنے اندر ذخیرہ کر لیتا ہے اور بعد ازاں بوقت ضرورت جسم کے مختلف حصوں کو سپلائی کرتا رہتا ہے۔ اس مقصد کے لئے وہ ان اجزا کو خون میں ملا دیتا ہے جو انہیں متعلقہ حصص تک پہنچا دیتا ہے۔ اس کے علاوہ جگر اپنے مخصوص عمل کے ذریعہ اس مواد کو دیگر اور اجزا میں تبدیل کرتا ہے اور خون ان اجزا کو خلیات تک پہنچاتا ہے۔ جو اس سے توانائی اور جسم کو نشوونما دینے والے کیمیائی مرکبات پیدا کرتے ہیں۔

(3) جسم سے فضلہ اور زہریلے مادوں کا اخراج۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے علاوہ بھی جسم میں بہت سے زہریلے مادے بنتے رہتے ہیں۔ معدہ اور آنتوں میں انہضام کے عمل کے نتیجہ میں توانائی اور مفید اجزا کے ساتھ ساتھ بعض مضر نمکیات اور ایمونیا بھی پیدا ہوتے ہیں۔ معدہ میں سے خون کے ذریعہ یہ اجزا جگر میں چلے جاتے ہیں جو ان کو پانی میں حل ہو جانے والے اجزا میں تبدیل کر دیتا ہے اور خون ان اجزا کو گردوں تک پہنچا دیتا ہے جو انہیں فلٹر کرنے کے بعد پیشاب کی صورت میں جسم سے خارج کر دیتے ہیں۔

(4) بیماریوں سے مدافعت: خون کے سفید خلیات خصوصی طور پر جراثیم۔ وائرس اور بیکٹیریا کو تباہ و برباد کرنے کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ دوران خون جسم کے درجہ حرارت کو قائم رکھنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ جب کسی وجہ سے جسم میں درجہ حرارت بڑھنے لگتا ہے تو جلد کی رگوں میں خون کی گردش بڑھ جاتی ہے اور جسم کی گہرائی میں سے حرارت سطح پر آ کر وہاں سے خارج ہو جاتی ہے۔ اگر جسم کا درجہ حرارت ضرورت سے کم ہو جائے۔ تو جلد کی طرف خون کی گردش میں کمی آ جاتی ہے اور یوں جسم سے حرارت کم سے کم خارج ہوتی ہے۔

(5) جسم کی مختلف غدودیں جو ہارمونز (Hormones) پیدا کرتی ہیں وہ خون میں شامل ہو کر جسم کے مختلف اعضاء اور بافتوں تک پہنچ جاتے ہیں جو ان کو حسب ضرورت استعمال

باقی صفحہ 7 پر

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

آرمی چیف اور بحریہ کے سربراہ برطرف

انڈونیشیا کے صدر نے آرمی چیف اور بحریہ کے سربراہ کو ان کے عہدوں سے ہٹادیا ہے۔ دونوں کی برطرفی کی وجوہات نہیں بتائی گئیں اور نہ ہی تفصیلات سے آگاہ کیا گیا ہے۔ صدر نے نیا آرمی چیف اور بحریہ کا سربراہ مقرر کر دیا۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ دونوں سربراہوں کو سابق صدر سوہارتو سے تعلقات کی سزا دی گئی ہے اس کے علاوہ مشرقی تیمور اور اریان جایا میں فوجی کردار پر ہونے والی تنقید بھی آرمی چیف کی برطرفی کا سبب بنی اس سے قبل انڈونیشی صدر امن وامان قائم کرنے میں ناکامی پر پولیس کے سربراہ کو بھی ہٹا چکے ہیں۔

سری لنکا میں انتخابات

سری لنکا میں عوام سخت حفاظتی انتظامات میں پارلیمنٹ کا انتخاب کر رہے ہیں۔ امن وامان برقرار رکھنے اور دھاندلی روکنے کی خاطر ملک بھر میں انتہائی سخت حفاظتی اقدامات کئے گئے ہیں۔ تاہم ان تمام کوششوں کے باوجود جا بجا تامل باغیوں کے حملے کے خطرات ہیں۔ اب تک انتخابی مہم میں کم از کم 35- افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

جے للیتا کو 5 سال قید

تامل ناڈو کی سابق وزیر اعلیٰ جے للیتا کو بدعنوانی کے الزام میں 5 سال قید کی سزا دی گئی ہے۔ جے للیتا کو بدعنوانی کے ایک مقدمہ میں تین سال جبکہ دیگر مختلف کیسوں میں دو سال قید بامشقت اور چھ لاکھ روپے جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ 52 سالہ وزیر اعلیٰ 7 سال کے عرصہ میں کسی بھی جگہ سے الیکشن نہیں لڑ سکیں گی۔

عراق سعودی سرحد کھلنے کا انتظار

سعودی عرب نے کہا ہے کہ ہم اس بات کے منتظر ہیں کہ عراق دونوں ملکوں کے مابین تجارت کو فروغ دینے کے لئے سرحد کھولنے پر متفق ہو جائے۔ یہ بات سعودی وزیر دفاع پرنس سلطان بن عبد العزیز نے کہی۔

عراق میں رضاکاروں کی بھرتی

اسرائیل کے خلاف جہاد کیلئے عراق میں رضاکاروں کی بھرتی کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ بھرتی کئے گئے رضاکاروں کی فوجی تربیت کیلئے کیمپ کھولے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں وزارت دفاع ایسے افراد کو ترجیح دے گی جو پہلے ہی ٹریننگ کے مراحل سے گزر چکے ہوں۔

اسرائیلی وزیر اعظم آمادہ نہیں

مشرق وسطیٰ میں کشیدگی کا سلسلہ جاری ہے۔ مصری وزیر خارجہ امر موسیٰ نے کہا ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم مذاکرات پر آمادہ نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خطے میں صورت حال خطرناک حد تک خراب ہو چکی ہے۔ ہم اسرائیل اور فلسطین کے درمیان مذاکرات کیلئے کوشاں ہیں۔

سوہارتو کے بیٹے پر پابندی

انڈونیشیا کے سابق صدر سوہارتو کے بیٹے پر بیرون ملک جانے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے یہ پابندی سپریم کورٹ نے عائد کی ہے۔

یوگوسلاویہ ٹی وی پر مظالم کی فلم

یوگوسلاویہ کے سرکاری ٹی وی نے پہلی بار چند سال قبل یوگوسلاویہ کی خانہ جنگی کے دوران مسلمانوں کے قتل عام کے بھیانک مناظر دکھائے نئی حکومت نے میلاسوچ انتظامیہ کو بے نقاب کرنے کیلئے یہ فلم خاص طور پر چلوائی ہے۔ وحشیانہ مناظر دیکھ کر عوام میں میلازوچ کے خلاف غم وغصے کی شدت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اور یہ مطالبہ زور پکڑتا جا رہا ہے کہ میلاسوچ کے خلاف جنگی جرائم کے تحت مقدمہ چلایا جائے۔

سرب حکومت مستعفی

سربیا کی نسل پرست حکومت گذشتہ روز مستعفی ہو گئی ہے اور سربیا میں 19- دسمبر کو پارلیمانی انتخابات کرانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس سے قبل پارلیمنٹ نے انتخابی بل پر زوردار بحث کی اور فیصلہ کیا گیا کہ حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش نہیں کی جائے گی۔ بلکہ اس کی جگہ وسط مدتی انتخابات کرائے جائیں گے۔ سرب حکومت یوگوسلاویہ کی سب سے بڑی حمایتی تھی۔

ابوسیاف سے مذاکرات

فلپائن کی حکومت نے کہا ہے کہ وہ ابوسیاف گروپ سے مذاکرات کیلئے تیار ہیں لیکن فوجی کارروائی کو روکا نہیں جائے گا۔ یرغمالیوں کی رہائی کیلئے مذاکرات کا یہ مطلب نہیں کہ ایکشن روک دیا جائے۔ ادھر ملائیشیا میں فلپائن کے سفیر نے کہا کہ ابوسیاف کے ہاتھوں یرغمال بنائے گئے ملائیشین باشندوں کی رہائی کا جلد امکان ہے۔ اس بارے میں فلپائنی فوج منصوبہ بندی کر رہی ہے۔

18 روسی فوجی ہلاک

چیچن جانبازوں نے تازہ حملوں میں 18- سے زائد روسی فوجی ہلاک کر دیئے ہیں۔ چار روسی بکتر بند گاڑیاں بھی تباہ کر دی گئیں۔

عراقی عوام سے معذرت

پیرس سے بغداد (عراق) جانے والی پرواز منسوخ کر دی گئی ہے اور پرواز کے منتظمین میں سے ایک فادر پولیس بورنگ نے کہا ہے کہ ہم عراقی عوام سے معذرت چاہتے ہیں۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ انسانی حقوق کی سرزمین فرانس نے امریکی ڈکٹیشن کے سامنے سر جھکا دیا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم اللہ یار صاحب صدر جماعت احمدیہ چک 163/W.B ضلع وہاڑی کو جماعتی دشمنی کی بنا پر مخالفین نے 29-9-2000ء کو فائر کر کے شدید زخمی کر دیا ہے جس کی وجہ سے موصوف اس وقت ملتان میں زیر علاج ہیں۔ ان کی حالت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ **(ناظر امور عامہ)**

○ مکرم قریشی نورالحق تنویر صاحب قائم مقام پرنسپل جامعہ احمدیہ جگر کی تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سابق امیر ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کی اہلیہ صاحبہ لمبے عرصے سے مختلف عوارض کی وجہ سے سخت علیل ہیں۔ کمزوری اور ضعف بھی بہت ہے احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیزہ امتہ المعین صاحبہ بنت مکرم حافظ محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ جو کہ وقف نو میں ہے اور پانچویں جماعت کی طالبہ ہے سر میں گلٹی کے باعث شدید بیمار ہے۔ ڈاکٹرز نے آپریشن تجویز کیا ہے۔ 16- اکتوبر کو میو ہسپتال میں گلٹی کا آپریشن ہو گا۔ بچی کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم رفیق الدین بھٹی صاحب گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کی اہلیہ محترمہ نصیرہ بیگم بھٹی صاحبہ کا مورخہ 4-10-2000 کو یوسف قریشی میموریل ہسپتال شیخوپورہ میں مردہ بچہ پیدا ہوا۔ زچہ کی صحت کافی کمزور رہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے مریضہ موصوفہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم انور پاشا بٹ صاحب ولد مکرم عبد الحمید بٹ صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ بعمر 40 سال مورخہ 30- ستمبر 2000ء کو وفات پا گئے مرحوم مستعد داعی الی اللہ تھے۔ کنڈیارو سندھ کے رہائشی تھے۔ بڑی آنت میں کینسر ہو گیا تھا۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بڑی بیٹی چھٹی جماعت کی طالبہ ہے۔ ان کا جنازہ یکم اکتوبر کو بیت مہدی میں مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے بعد عصر پڑھایا قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم عبد الجلیل صادق نے دعا کروائی۔ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم ناصر احمد بلوچ صاحب دارالعلوم حلقہ خلیل ربوہ کی والدہ محترمہ (مکرمہ خاتون صاحبہ) عمر تقریباً 70 سال مورخہ 3-10-2000 اکتوبر بروز منگل صبح 6 بجے بقضائے الٰہی چاہ سردار والا پر وفات پا گئی ہیں۔ مکرم ناصر احمد صاحب مربی سلسلہ حلقہ ساہیوال ضلع سرگودھا نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین (مقامی قبرستان) میں مکمل ہونے پر مربی صاحب موصوف نے دعا کروائی۔
مرحومہ کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ ٹیسٹ

پنجاب کے گورنمنٹ میڈیکل اور ڈینٹل کالجز میں داخلہ کے لئے انٹری ٹیسٹ 22- اکتوبر صبح 9 بجے بیک وقت لاہور، ملتان، راولپنڈی اور فیصل آباد میں ہو گا۔ داخلہ کا پیکٹ پنجاب کے تمام گورنمنٹ میڈیکل اور ڈینٹل کالجز سے 300/- روپے کی ادائیگی پر 7- اکتوبر 2000ء سے 14- اکتوبر دوپہر 12 بجے تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ انٹری ٹیسٹ کے لئے درخواست دینے والے امیدوار اپنے ایڈمٹ کارڈ اور پرسنل ڈیٹا شیٹ مکمل طور پر پر کر کے کارڈ اور ڈومیسائل سرٹیفکیٹ کی F.Sc تصدیق شدہ کاپیوں کے ہمراہ 700 روپے نقد بطور انٹری ٹیسٹ فیس 14- اکتوبر تک جمع کروا دیں۔ درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ پر عمر زیادہ سے زیادہ 25 سال ہونی چاہئے اور F.Sc پری میڈیکل B.Sc میں کم از کم 60 % نمبر ہونے چاہئیں۔ مزید معلومات کے لئے دیکھیں جنگ 7- اکتوبر 2000ء۔

(نظارت تعلیم)

گمشدہ رجسٹریشن بک

○ ایک موٹر سائیکل کی رجسٹریشن بک کہیں گر گئی ہے۔ جن صاحب کو ملے دفتر صدر عمومی میں جمع کروا دے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 6

کرتے ہیں۔

(6) جسم کے کسی حصہ میں سوزش پیدا ہو جانے کی صورت میں اس طرف خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے اور خون میں شامل پانی وہاں ٹھنڈک پیدا کر دیتا ہے جسم پر چھالے پیدا ہونا۔ دست آنا۔ آنکھوں اور ناک سے پانی بہنا اس کی عام مثالیں ہیں۔

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 10 اکتوبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 35 درجے سنٹی گریڈ
بدھ 11۔اکتوبر۔ غروب آفتاب 5-44
جمعرات 12۔اکتوبر۔ طلوع فجر 4-46
جمعرات 12۔اکتوبر۔ طلوع آفتاب 6-07

بھارت روس معاہدہ براشگون ہے

دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ بھارت نے روس کے ساتھ اسلحہ کی خریداری کے جو سودے کئے ہیں ان سے علاقے میں عدم استحکام ہو گا ہمیں ان پر تشویش ہے۔ بھارت روس معاہدہ براشگون ہے۔ پاکستان ضبط و برداشت کی پالیسی پر عمل پیرا ہے اور ایٹمی یا روایتی اسلحہ کی دوڑ میں حصہ نہیں لے گا۔ چیف ایگزیکٹو نے بھارت کو اسلحہ میں کمی کی پیشکش کی ہے۔ بڑی قوتیں بھارتی عزائم کی حوصلہ افزائی نہ کریں اور اسے تنازعہ کشمیر حل کرنے اور مذاکرات کرنے کو کہیں۔ ترجمان نے کہا کہ جنرل مشرف امن پسند ہیں۔ بھارت کو مالیخولیا ہو گیا ہے۔ ترجمان نے آزاد فلسطینی ریاست کی حمایت کی جس کا دارالحکومت بیت المقدس ہو گا۔ اسرائیل خون خرابہ بند کرے۔ عرب برادری کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ بے گناہ فلسطینیوں کے قتل کی عالمی سطح پر تحقیقات کرائی جائے۔

بی ایس ایف کی گاڑی بم سے اڑادی

حزب المجاہدین نے بی ایس ایف کی گاڑی بم سے اڑا دی۔ 3 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے جبکہ 4 زخمی ہوئے۔ دھماکہ جموں سری نگر شاہراہ پر کیا گیا۔ ڈوڈا میں جھڑپوں میں دو مجاہد شہید ہوئے جبکہ دو بھارتی فوجی ہلاک ہوئے۔ سری نگر میں مجاہدین نے فائرنگ کرکے کمانڈنٹ آفیسر سمیت 5 فوجی مار ڈالے۔ بانہال میں پولیس سٹیشن پر اور ہادی پورہ اور آرام پورہ میں فوجی کیمپوں پر حملے کئے گئے۔ مختلف جھڑپوں میں 8 مجاہد شہید ہوئے۔

ڈالر 61 پر آگیا

ڈالر کی جعلی مانگ ختم ہو گئی ہے۔ ریٹ مزید 80 پیسے گر گیا۔ انٹربنک ریٹ 59- اور اوپن مارکیٹ ریٹ 61 روپے سے نیچے آگیا۔

یوم سیاہ منانے کا فیصلہ

مسلم لیگ پنجاب کے صدر سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ اور لاہور کے عہدیداروں کے درمیان صلح ہو گئی اور یوم سیاہ بھرپور انداز میں منانے کا فیصلہ کیا گیا۔ بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ 12۔اکتوبر کو پورا ملک حکمرانوں کے خلاف یوم سیاہ منائے گا۔ کھوسہ نے واضح کیا ہے کہ یوم سیاہ پر صرف مسلم لیگ ہاؤس کے اندر احتجاج ہو گا۔ تیاری کیلئے 8 رکنی کمیٹی تشکیل دے دی گئی۔

ایلیٹ فورس ریفرنس

ایلیٹ فورس ریفرنس میں 25 کروڑ کی کرپشن کے الزام میں ڈی آئی جی اظہر ندیم اور کرنل طارق احتشام سمیت تمام ملزمان کو گرفتار کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سٹیٹ بنک کے کچھ عہدیدار بھی گرفتار کئے جائیں گے۔ ملزموں کو ان کی موجودہ پوزیشنوں سے تبدیل کرنے کیلئے چیف سیکرٹری کو چٹھی لکھ دی گئی ہے۔ کرپشن کے اس کیس میں پہلے سے گرفتار اے جی آف کے 5 ملازمین کو 14 روزہ ریمانڈ پر نیب کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

صدر تارڑ کے استعفےٰ کی افواہیں

صدر رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ میرے استعفےٰ کی افواہیں نظام کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش ہے۔ یہ افواہیں مخصوص لابی پھیلا رہی ہے۔ مخصوص مفادات کے حامل افراد نے سوچی سمجھی مہم شروع کر رکھی ہے۔ استعفےٰ کیلئے دباؤ کا تاثر غلط ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں کبھی بھی صدر کا عہدہ سنبھالنے کا خواہشمند نہیں تھا اور نہ ہی میعاد سے زائد اس عہدے پر رہنے کا خواہشمند ہوں۔ یہ عہدہ سنبھالنے کا اولین مقصد قوم کی خدمت ہے۔

بھرپور طریقے سے یوم سیاہ منائیں

سابق وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت ہر محاذ پر ناکام رہی ہے۔ جمہوریت پسند عوام بھرپور طریقے سے یوم سیاہ منائیں۔ آئین اور پارلیمنٹ معطل کرکے ملک کو عالمی سطح پر تنہا کر دیا گیا ہے۔ مہنگائی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے غریبوں کو کوئی ریلیف نہیں دیا گیا۔

پیپلز پارٹی نے بھی اعلان کر دیا

پیپلز پارٹی نے بھی 12۔اکتوبر کو یوم سیاہ منانے کا اعلان کر دیا ہے۔ پارٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہم نے نواز شریف کی برطرفی کا خیر مقدم کیا تھا۔ مگر بحالی جمہوریت کیلئے کوئی اقدام نہیں کیا گیا۔

ہائی کورٹ نے رہائی کا حکم دے دیا

ہائی کورٹ نے مسلم لیگی لیڈروں جاوید ہاشمی، خواجہ حسان اور سعد رفیق کی رہائی کا حکم دے دیا۔ ہائی کورٹ نے زبردست حکومتی مخالفت کے باوجود 20،20 ہزار کے ضمانت ناموں پر رہائی کا حکم دے دیا۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ مذکورہ رہنماؤں کو رہا کرنا امن عامہ کیلئے خطرناک ہو سکتا ہے۔

تین بڑی جماعتوں پر پابندی کا امکان

پیپلز پارٹی مسلم لیگ اور ایم کیو ایم کے انتخابات میں حصہ لینے پر پابندی کا امکان ہے۔ تینوں بڑی سیاسی جماعتوں کو 15- ستمبر تک اپنی اکاؤنٹ آڈٹ رپورٹیں الیکشن کمیشن کو جمع کرانے کی ہدایات کی گئی تھیں یہ جماعتیں مقررہ مدت میں رپورٹیں پیش نہ کر سکیں۔ گلف نیوز نے لکھا ہے کہ ان پر پابندی کا امکان ہے۔

ہر محاذ پر ناکامی

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ فوجی حکومت کو ہر محاذ پر بری طرح ناکامی ہوئی۔ عوام میں مایوسی بڑھ گئی ہے۔ فوری انتخابات کرا کے بیرکوں میں واپس چلی جائے۔

ایک بھی الزام ثابت نہیں ہوا

بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ فوجی حکومت نواز شریف کے خلاف ایک بھی الزام ثابت نہیں کر سکی۔ ایک سال بھیانک خواب کی طرح گزرا۔ پرویز مشرف نے آئین کی خلاف ورزی کی۔

سڑک شریف فیملی کی نہیں

شریف فیملی کے ترجمان نے کہا ہے کہ رائے ونڈ جانے والی سڑک شریف فیملی کی ملکیت نہیں یہ عوام کی سہولت کیلئے بنائی گئی ہے۔ رائے ونڈ میں ہسپتال سکول اور کالج قائم ہیں۔ میڈیکل کالج کیلئے کام شروع ہے۔ سینکڑوں لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ نیب اور اخبارات کے ایڈیٹر خود موقع پر آکر جائزہ لیں کہ یہ سڑک کس کے فائدہ کیلئے ہے۔

18-لیڈروں کا ردعمل

ایک اخبار نے 18-لیڈروں سے جو ردعمل لیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ فوجی حکومت کی ایک سال کارکردگی مایوس کن رہی۔ وعدے ادھورے رہے۔ فوج واپس چلی جائے۔ حکمران کوئی بھی مسئلہ حل نہیں کر پائے۔ طریقہ کار ست ہے۔

دورہ نمائندہ الفضل

○ ادارہ الفضل مکرم منور احمد صاحب جج کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اور فیصل آباد کے لئے بھجوا رہا ہے۔

(1) توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔ (2) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی (3) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی۔

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

مریم میڈیکل سنٹر
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس
یادگار چوک ربوہ فون 213944
الٹراساؤنڈ -/200

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطبِ حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر **مطبِ حمید**
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا۔ ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر 6325511 - 6330334
پروپرائیٹر: میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61